قرآنی آیت والے فریم کو بغیر وضو چھونا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0497

تاریخ اجراء: 20رجب المرجب1446ھ/21جنوری2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے گھر کی دیواروں پر آیت قرآنیہ پر مشتمل کچھ پلیٹیں اور فریم آویزاں ہیں، جن پر صرف آیات قرآنیہ کندہ ہیں اوران کے ساتھ مزید کچھ نہیں لکھا ہوا، اب ہمیں صفائی ستھرائی کے لیے انہیں اتارنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور بسا اوقات ہمارا وضو بھی نہیں ہوتا، ایسی صورت میں انہیں بلا حائل چھونا، جائز ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ مذکورہ فریم بلکل کَور ٹائپ ہے اوراس کے سامنے کی جانب شیشہ لگا ہوا ہے، نیز ان کے درمیان میں خالی جگہ بھی ہے، جہاں سے اس کے اندر صفحہ یا گتّا ڈالا جاتا ہے، یہیں سے فریم کے اندر آیت سے کندہ گتّا ڈالا گیا ہے، اور اسے فریم کے کسی حصے کے ساتھ چپکایا نہیں گیا، اگر چاہیں تو اسے بآسانی نکال بھی سکتے ہیں۔ باقی پلیٹوں کا معاملہ اس سے بلکل جدا ہے، ان کے ساتھ کوئی کَور یا شیشہ نہیں لگا ہوا، لہذا اس تفصیل کو مد نظر رکھتے ہوئے دونوں چیزوں کے حوالے سے شرعی رہنمائی فرمادیں، نیز یہ بھی بتادیں کہ اگر انہیں چھونا منع ہے، تو صرف آیت لکھے ہوئے حصے کو نہیں چھو سکتے یا ہر حصے کو چھونا منع ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

کسی چیز مثلاً: تختی وغیرہ پر صرف آیتِ قرآنیہ یا اس کے کسی حصے کا لکھا ہونا اسے مصحف کے حکم میں کر دیتا ہے، جس کے سبب بے وضو یا ناپاکی کی حالت میں اُسے بلا حائل چھونا جائز نہیں ہوتا، اور یہ ممانعت صرف آیت لکھے ہوئے حصے تک محدود نہیں ہوتی، بلکہ اس کے ہر حصے کو شامل ہوتی ہے، یوں اس کے کسی بھی حصے کو چھونا، جائز نہیں رہتا، لہذا بیان کردہ صورت میں:

(۱)اول الذکر پلیٹوں کے کسی بھی حصے کو بے وضو یا ناپاکی کی حالت میں بلا حائل چھونا، جائز نہیں کہ صرف آیت قرآنیہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے وہ مصحف کے حکم میں ہیں۔

(۲) یہی معاملہ فریم کے اندر موجود گتے کا بھی ہے کہ اس کے بھی کسی حصے کو بلا حائل چھونا، جائز نہیں، رہا مذکورہ فریم کو چھونا! تو وہ جائز ہے، کیونکہ فریم کی جو تفصیل بیان کی گئی اس کے مطابق وہ گتے اور چھونے والے کے درمیان حائل کی حیثیت رکھتا ہے۔

کسی چیز پر صرف آیت قرآنیہ کا لکھا ہونا، اسے مصحف کے حکم میں کر دیتا ہے، چنانچہ متعدد کتب فقہیہ میں ہے، و اللفظ للخزانۃ المفتین: ”والدرهمُ المكتوبُ عليه سورةٌ من القرآن حكمُه حكمُ المصحف۔۔۔۔ و اللوحُ المكتوبُ عليه آيةٌ تامّةٌ كالمصحف“ جس درہم پر قرآنی سورت لکھی ہو تو اس کا حکم مصحف والا ہے۔۔ ۔۔۔ایسی تختی کہ جس پر کامل آیت لکھی ہو وہ مصحف کے حکم میں ہے۔(خزانۃ المفتین، کتاب الصلاۃ، ص702، مطبوعہ سعودیۃ)

اور اس چیز کو مطلقا چھونا، جائز نہیں ہوتا، جوہرہ میں ہے: ”لا يجوز له مس شيء مكتوب فيه شيء من القرآن من لوح أو درهم أو غير ذلك إذا كان آية تامة“ جس تختی، درہم وغیرہ پر قرآن کی ایک مکمل آیت لکھی ہو، تو اُس تختی، درہم وغیرہ کو ناپاکی کی حالت میں چھونا، جائز نہیں۔(الجوهرة النيرة، ج01، ص31، المطبعة الخيرية)

بہار شریعت میں ہے: ”رُوپیہ پر آیت لکھی ہو، تو ان سب کو (یعنی بے وُضو اور جنب اور حَیض و نِفاس والی کو) اس کا چھونا حرام ہے، ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی اٹھانا، جائز ہے۔ یوہیں جس برتن یا گلاس پر سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے۔“ (بہار شریعت، ج01، ص327، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

بہار شریعت میں ہی ہے: ”کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔“ (بہار شریعت، ج01، ص379، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور پوری آیت کا لکھا ہونا ضروری نہیں، بلکہ اس سے کم کا بھی یہی حکم ہے، مجمع الانہر میں ہے: ”ولكن أقول: ولو قال فيه شيء من القرآن لكان أولى سواء كان آية أو دونها؛ لأن ما دون الآية عند أكثر الفقهاء يساويها في الحكم وهو الصحيح“ لیکن میں کہتا ہوں: اگر یہ کہتے کہ قرآن کا کچھ حصہ لکھا ہوا ہو، تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ آیت یا اس سے کم بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ اکثر فقہاء کے نزدیک آیت سے کم کا بھی یہی حکم ہے اور یہی صحیح ہے۔(مجمع الانہر، ج01، ص26، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

کیونکہ اصل حرمت مکتوب الفاظ کریمہ کی ہے، حلبۃ المجلی میں ہے:”حرمة مس المصحف لما كتب فيه فيستوي في ذلك المصحف وغيره مما كتب فيه شئي من القرآن“(ناپاکی کی حالت میں) مصحف شریف کو چھونے کی حرمت اس میں مکتوب الفاظِ کریمہ کی وجہ سے ہے، لہٰذا اس معاملے میں مصحف وغیرہ چیزیں جن پر قرآن پاک کا کچھ حصہ لکھا ہوا ہو، برابر ہیں۔(حلبة المجلی ملتقطاً، ج01، ص183، دار الکتب العلمیة، بیروت)

حائل کا چھونے والے اور جس چیز کو چھوا جا رہا ہے، ان سے علیحدہ تیسری چیز ہونا اور ان میں سے کسی کے تابع نہ ہونا ضروری ہے، نہایہ میں ہے:”أن يكون شيئا ثالثا بين الماس والممسوس ولا يكون تبعا لأحدهما كالكم في حق الماس والجلد المشرز في حق الممسوس“ حائل کا چھونے والے اور جس چیز کو چھو رہا ہے، ان سے علیحدہ تیسری چیز ہونا اور اس میں سے کسی کے تابع نہ ہونا ضروری ہے، جیسے آستین چھونے والے کے اور مصحف کے ساتھ سلا ہوا غلاف مصحف کے تابع ہوتا ہے۔(النہایة شرح الھدایة، ج01، ص233، مرکز الدراسات الإسلامیة بکلیة الشریعة والدراسات الإسلامیة بجامعة أم القری)

موم جامے کے حائل ہونے کے متعلق شامی میں ہے:”الهيكل والحمائلي المشتمل على الآيات القرآنية، فإذا كان غلافه منفصلا عنه كالمشمع ونحوه جاز دخول الخلاء به ومسه وحمله للجنب“ وہ نقوش اور تعویذات جو آیات قرآنیہ پر مشتمل ہیں، اگر ان کا غلاف ان سے جدا ہے، جیسا کہ موم جامہ وغیرہ، تو اس کے ساتھ بیت الخلاء میں داخل ہونا، جنبی کے لئے اسے چھونا اور اٹھانا، جائز ہے۔(ردالمحتار، ج01، ص178، دار الفکر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم